السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مجھے مرگی کا مرض لاحق ہے۔ جس وجہ سے میں رمضان شریف کے روزے نہیں رکھ سکتا۔ مجھے دن میں تین مرتبہ دوائی استعمال کرنا ہوتی ہے۔ میں نے دو دن روزہ رکھا مگر اس کو پورا نہیں کر سکا۔ میں ریٹائرڈ ہوں اور مجھے بطور پینشن محض 83 دینار ماہوار ملتے ہیں۔ میری بیوی بھی ہے اور پینشن کے علاوہ میرا کوئی ذریعہ معاش بھی نہیں ہے۔ ان حالات میں شرع کا میرے بارے میں کیا حکم ہے کہ اگر میں رمضان کے ماہ میں تیس مسکینوں کو کھانا نہ کھلا سکوں تو وہ کتنی رقم ہے جو میں نے ادا کرنی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ نے جس مرض کا ذکر کیا ہے اس کے بارے میں امید کی جاسکتی ہے کہ کسی دن ان شاء اللہ آپ ٹھیک ہوجائیں گے۔ آپ انتظار کریں یہاں تک کہ آپ صحت یاب ہوجائیں۔ پھر آپ روزہ رکھیں۔ جیسا کہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے:

وَمَن كانَ مَريضًا أَو عَلىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِن أَيّامٍ أُخَرَ ...سورة البقرة ١٨٥

(اور جو کوئی مریض ہو یا سفر کی حالت میں ہو تو اس کو چاہیے کہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے۔ '' (یعنی اس دوران جتنے روزے چھوٹے ہیں ان کو رکھ لے''

لیکن اگر یہ مرض مستقل ہے جس کی صحت یابی کی امید نہیں ہے۔ تو آپ کے لیے ضروری ہے کہ ایک روزے کے بدلہ میں ایک مسکین کو کھانا کھلائیں اور ایسا کرنا جائز ہے کہ ایک دن دوپہر یا شام کا کھانا بنائیں اور رمضان کے دنوں کے برابر مساکین کو بلائیں اور کھانا کھلا کر اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہوجائیں اور میں نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص اتنی طاقت۔ اللہ کے فضل سے۔ نہیں رکھتا اور اگر آپ ایک ہی مرتبہ ایک ماہ میں اتنے آدمیوں کو کھانا کھلانے کی طاقت نہیں رکھتے ہیں تو آپ ان میں سے بعض کو اس ماہ میں کھانا کھلادیں اور بعض کو دوسرے مہینوں میں حسب استطاعت کھلادیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ الصیام

صفحہ: 83

محدث فتویٰ